Globethics Repository

Al-Manahil al-Shafiyyah fi syaraf al-ummat al-muhammadiyyah

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-14 22:45:24
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187462

المَنَاهِلُ الصَّفِيَّة

فِي

شَرَفِ الأُمَّةِ المُحَمَّدِيَّة

اُمتِ محمدیہ کا شرف اور فضیلت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

اَلْمَنَاهِلُ الصَّفِيَّة

فِي

شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّة ﷺ

﴿ اُمتِ محمدیہ کا شرف اور فضیلت ﴾

معاونینِ ترجمہ وتخریج :

حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجددی

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 140 140 111 (+92-42)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (+92-42)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	**اَلْمَنَاهِلُ الصَّفِيَّة فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّة**
		﴿اُمتِ محمدیہ کا شرف اور فضیلت﴾
تالیف	:	**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**
معاونینِ ترجمہ و تخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجددی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	فروری 2010ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/90 روپے

❁❁❁

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

بسم الله الرحمن الرحيم

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

دَعَا إِلَی اللهِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِهٖ

مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمِ

﴿ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چِٹھی نمبر ۷-۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۷۰-۹-۳۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چِٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اورحکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چِٹھی نمبرس ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
١.	بَابٌ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فِي الْقُرْآنِ ﴿قرآنِ پاک میں اُمتِ محمدیہ کے شرف وفضیلت کا بیان﴾	٩
٢.	بَابٌ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﴿اُمتِ محمدیہ کے شرف کا بیان﴾	٢٠
٣.	بَابٌ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﴿آخری زمانہ میں اُمتِ محمدیہ کی فضیلت کا بیان﴾	٤٢
٤.	بَابٌ فِي نُزُوْلِ الْمَسِيْحِ الْمُنْتَظَرِ عليه السلام فِي آخِرِ الْأُمَّةِ ﴿اُمت محمدیہ کے آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ عليه السلام کے دوبارہ نزول کا بیان﴾	٥٢

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

الرقم	الأبواب	الصفحة
٥.	بَابٌ فِي مَجِيءِ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ عليه السلام فِي آخِرِ الْأُمَّةِ ﴿اُمتِ محمدیہ کے آخری زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا بیان﴾	٦٠
٦.	بَابٌ فِي أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ ﴿اِس اُمت کے کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان﴾	٧٠
٧.	بَابٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخْشٰى عَلٰى أُمَّتِهِ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهُ ﴿حضور ﷺ کو اپنی ظاہری حیاتِ مبارکہ کے بعد اُمت کے اجتماعی شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾	٧٦
٨.	بَابٌ فِي بَعْثِ الْأَئِمَّةِ الْمُجَدِّدِيْنَ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلٰى آخِرِهَا	٨٤

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿اُمت میں قیامت تک ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان﴾	
۞	مصادر التخریج	۹۱

بَابٌ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فِي الْقُرْآنِ

﴿قرآنِ پاک میں اُمتِ محمدیہ کے شرف وفضیلت کا بیان﴾

١. وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ط قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ط قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ○

(البقرة، ٢: ١٢٤)

’’اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم (عليه السلام) کو ان کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو انہوں نے وہ پوری کر دیں، (اس پر) اللہ نے فرمایا: میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بناؤں گا، انہوں نے عرض کیا: (کیا) میری اولاد میں سے بھی؟ ارشاد ہوا (ہاں مگر) میرا وعدہ ظالموں کو نہیں پہنچتا○‘‘

٢. رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ○ (البقرة، ٢: ١٢٨)

’’اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنے حکم کے سامنے جھکنے والا بنا اور ہماری اولاد سے بھی ایک اُمت کو خاص اپنا تابع فرمان بنا اور ہمیں ہماری عبادت (اور حج کے) قواعد بتا دے اور ہم پر (رحمت و مغفرت) کی نظر فرما، بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے○‘‘

٣. رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○

(البقرة، ٢: ١٢٩)

’’اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہےo‘‘

٤. وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo (البقرة، ۲: ۱٤۳)

’’اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو، اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے الٹے پاؤں پھر جاتا ہے، اور بے شک یہ (قبلہ کا بدلنا) بڑی بھاری بات تھی مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت (و معرفت) سے نوازا، اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کر دے، بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت فرمانے والا مہربان ہےo‘‘

٥. كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَo

(البقرة، ۲: ۱٥۱)

’’اِسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری

آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا و قلبًا) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھےo‘‘

٦. وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo (آل عمران، ٣: ١٠٤)

’’اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، اور وہی لوگ بامراد ہیںo‘‘

٧. كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ ط وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَo (آل عمران، ٣: ١١٠)

’’تم بہترین اُمّت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یقینًا اُن کے لیے بہتر ہوتا، اُن میں سے کچھ ایمان والے بھی ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیںo‘‘

٨. يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ط وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَo

(آل عمران، ٣: ١١٤)

’’وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں میں تیزی سے بڑھتے ہیں، اور یہی لوگ

نیکوکاروں میں سے ہیںo‘‘

۹. وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَo

(آل عمران، ۳: ۱۳۹)

’’اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم (کامل) ایمان رکھتے ہوo‘‘

۱۰. لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍo

(آل عمران، ۳: ۱٦٤)

’’بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھےo‘‘

۱۱. فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًاo

(النساء، ٤: ٤١)

’’پھر اُس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے o‘‘

۱۲. اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

(المائدة، ٥: ٣)

’’آج کافر لوگ تمہارے دین (کے غالب آ جانے کے باعث اپنے ناپاک

ارادوں) سے مایوس ہو گئے، سو (اے مسلمانو!) تم ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرا کرو۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظامِ حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔‘‘

۱۳. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِی اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز يُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○ (المائدة، ٥: ٥٤)

’’اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے وہ مومنوں پر نرم (اور) کافروں پر سخت ہوں گے اللہ کی راہ میں (خوب) جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ یہ (انقلابی کردار) اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا (ہے) خوب جاننے والا ہے○‘‘

۱٤. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○ (الأعراف، ٧: ١٥٧)

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی

(لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اوران کے لیے پاکیزہ چیزوں کوحلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اورطوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے - ساقط فرماتے (اورانہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جولوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم وتوقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد ونصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں٥''

١٥. وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ٥ (الأنفال، ٨:٣٣)

''اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں٥''

١٦. وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللهُ ط اِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ٥

(التوبة، ٩: ٧١)

''اور اہلِ ایمان مرد اور اہلِ ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اورنماز قائم رکھتے ہیں

اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجا لاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہےo‘‘

١٧. وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَo (الأنبياء، ٢١: ٧٣)

’’اور ہم نے انہیں (انسانیت کا) پیشوا بنایا وہ (لوگوں کو) ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف اعمالِ خیر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے (کے احکام) کی وحی بھیجی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار تھےo‘‘

١٨. اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِo

(الحج، ٢٢: ٤١)

’’(یہ اہلِ حق) وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دے دیں (تو) وہ نماز (کا نظام) قائم کریں اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کریں اور (پورے معاشرے میں نیکی اور) بھلائی کا حکم کریں اور (لوگوں کو) برائی سے روک دیں، اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہےo‘‘

١٩. هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِىْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُo

(الحج، ٢٢: ٧٨)

’’اس نے تمہیں منتخب فرما لیا ہے اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔ (یہی) تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا دین ہے۔ اس (اﷲ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، اس سے پہلے (کی کتابوں میں) بھی اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ یہ رسولِ (آخر الزماں ﷺ) تم پر گواہ ہو جائیں اور تم بنی نوع انسان پر گواہ ہو جاؤ، پس (اس مرتبہ پر فائز رہنے کے لیے) تم نماز قائم کیا کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور اﷲ (کے دامن) کو مضبوطی سے تھامے رکھو، وہی تمہارا مددگار (و کارساز) ہے، پس وہ کتنا اچھا کارساز (ہے) اور کتنا اچھا مددگار ہےo‘‘

۲۰. وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًاo (الفرقان، ۲٥: ۷٤)

’’اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (حضورِ باری تعالیٰ میں) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب، ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دےo‘‘

۲۱. اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ط وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ط كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًاo

(الأحزاب، ۳۳:٦)

’’یہ نبیِّ (مکرّم ﷺ) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں، اور خونی رشتہ دار اﷲ کی کتاب میں (دیگر) مومنین اور مہاجرین کی نسبت (تقسیمِ وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتابِ (الٰہی)

میں لکھا ہوا ہے o‘‘

٢٢. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا o (الأحزاب، ٣٣: ٢١)

’’فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اﷲ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂِ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اﷲ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اﷲ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے o‘‘

٢٣. ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ج فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ج وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ج وَمِنْهُمْ سَابِقٌ م بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ o (فاطر، ٣٥: ٣٢)

’’پھر ہم نے اس کتاب (قرآن) کا وارث ایسے لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چُن لیا (یعنی امّتِ محمدیہ ﷺ کو)، سو ان میں سے اپنی جان پر ظلم کرنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے درمیان میں رہنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے اﷲ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ جانے والے بھی ہیں، یہی (آگے نکل کر کامل ہو جانا ہی) بڑا فضل ہے o‘‘

٢٤. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانًا ز سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ ج وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ج كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ج وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۝ (الفتح، ٤٨: ٢٩)

’’محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زورآور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔ آپ انہیں کثرت سے رکوع کرتے ہوئے، سجود کرتے ہوئے دیکھتے ہیں وہ (صرف) اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں۔ اُن کی نشانی اُن کے چہروں پر سجدوں کا اثر ہے (جو بصورتِ نور نمایاں ہے)۔ ان کے یہ اوصاف تورات میں (بھی مذکور) ہیں اور ان کے (یہی) اوصاف انجیل میں (بھی مرقوم) ہیں۔ وہ (صحابہ ہمارے محبوبِ مکرّم کی) کھیتی کی طرح ہیں جس نے (سب سے پہلے) اپنی باریک سی کونپل نکالی، پھر اسے طاقتور اور مضبوط کیا، پھر وہ موٹی اور دبیز ہوگئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی (اور جب سرسبز و شاداب ہو کر لہلہائی تو) کاشتکاروں کو کیا ہی اچھی لگنے لگی (اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اسی طرح ایمان کے تناور درخت بنایا ہے) تاکہ اِن کے ذریعے وہ (محمد رسول اللہ ﷺ سے جلنے والے) کافروں کے دل جلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۝‘‘

٢٥. هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ (الجمعة، ٦٢: ٢)

’’وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (باعظمت) رسول (ﷺ) کو بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بے شک وہ لوگ اِن (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۝‘‘

٢٦. لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْاِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(المجادلة، ٥٨: ٢٢)

''آپ اُن لوگوں کو جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کبھی اس شخص سے دوستی کرتے ہوئے نہ پائیں گے جو اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) سے دشمنی رکھتا ہے خواہ وہ اُن کے باپ (اور دادا) ہوں یا بیٹے (اور پوتے) ہوں یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اُس (اللہ) نے ایمان ثبت فرما دیا ہے اور انہیں اپنی روح (یعنی فیضِ خاص) سے تقویت بخشی ہے، اور انہیں (ایسی) جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ اُن سے راضی ہوگیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے ہیں، یہی اللہ (والوں) کی جماعت ہے، یاد رکھو! بے شک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے○''

بَابٌ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿اُمتِ محمدیہ کے شرف کا بیان﴾

١/١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ، هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قَالَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُکَ، وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ. قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْهُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٥، وأيضًا في كتاب الطب، باب من اكتوى أو كوى غيره، وفضل من لم يكتو، ٥/٢١٥٧، ٢١٧٠، الرقم: ٥٣٧٨، ٥٤٢٠، وأيضًا في كتاب الأنبياء، باب وفاة موسى عليه السلام وذكره بعد، ٣/١٢٥١، الرقم: ٣٢٢٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٧٩-١٩٩، الرقم: ٢١٦-٢٢٠، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (١٦)، ٤/٦٣١، الرقم: ٢٤٤٦، —

مِنْهُمْ. ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ، قَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر (تمام) اُمتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرنے لگا اور اُس کے ساتھ اُس کی اُمت تھی، ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ چند افراد تھے، ایک نبی کے ساتھ دس آدمی اور ایک نبی کے ساتھ پانچ آدمی تھے اور ایک نبی تنہا گزر رہے تھے۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے پوچھا: اے جبرئیل! کیا یہ میری امت ہے؟ عرض کیا: نہیں، بلکہ (یا رسول اللہ!) آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ عرض کیا: یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کے لیے نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا: اِس کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے ربّ پر (کامل) بھروسہ رکھتے تھے۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ، اسے بھی ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧١، الرقم: ٢٤٤٨، والدارمي في السنن، ٢/٤٢٢، الرقم: ٢٨٠٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٧٨، الرقم: ٧٦٠٤، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٤٧-٤٤٨، الرقم: ٦٠٨٤، ٦٤٣٠، وأبو يعلى في المسند، ٩/٢٣٣، الرقم: ٥٣٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٤١، الرقم: ٦٠٥۔

٢/٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَالِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک قبہ (یعنی مکان) میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہلِ جنت کا تہائی حصہ تم (میں سے) ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے! مجھے اُمید ہے کہ تم (تعداد میں) اہل جنت میں سے نصف ہو گے اور وہ یوں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب كيف الحشر، ٥/٢٣٩٢، الرقم: ٦١٦٣، وأيضًا في كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/٢٤٤٨، الرقم: ٦٢٦٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب كون هذه الأمة نصف أهل الجنة، ١/٢٠٠، الرقم: ٢٢١، والترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صف أهل الجنة، ٤/٦٨٤، الرقم: ٢٥٤٧، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٢، الرقم: ٤٢٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٦، الرقم: ٣٦٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٠٩، الرقم: ١١٣٣٩، والبزار في المسند، ٥/٢٣٧، الرقم: ١٨٥٠۔

نہیں ہو گا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک کالا بال (یعنی مشرکین کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہو گی)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے، میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے کہ میری اُمت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التيمّم، باب وقول الله تعالى: فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدًا طيّبًا، ١/١٢٨، الرقم: ٣٢٨، والدارمي في السنن، ١/٣٧٤، الرقم: ١٣٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٤، الرقم: ١٤٣٠٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٤٩، الرقم: ١١٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤٢۔

لیے بھی حلال نہیں کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی کو خاص اس کی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤/٤. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا، إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَزَادَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: وَأُوْتِيْتُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتُ آخِرُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنْهُ قَبْلِي وَلَا يُعْطَى مِنْهُ أَحَدٌ بَعْدِي.

’’حضرت حذیفہ رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمیں

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: (٤) ٥٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٥، الرقم: ٨٠٢٢، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥٩٥، الرقم: ١٦٩٧، وأيضًا، ١٤/٣١٠، الرقم: ٦٤٠٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١٣٢-١٣٣، الرقم: ٢٦٣-٢٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٩، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٠٣، والبزار في المسند، ٧/٢٦٤، الرقم: ٢٨٤٥، والطيالسي في المسند، ١/٥٦، الرقم: ٤١٨، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/١٨٢، الرقم: ٢٤٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٢١٣، الرقم: ٩٦٣-٩٦٥-

دیگر اُمتوں پر تین وجہ سے فضیلت دی گئی ہے: ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنا دی گئیں، ہمارے لیے تمام روئے زمین مسجد بنا دی گئی اوراس کی مٹی پانی نہ ملنے کے وقت ہمارے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی۔ (راوی نے) تیسری خصوصیت کا ذکر بھی کیا (اور وہ خصوصیت سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں)۔‘‘

امام نسائی، ابن حبان، ابن خزیمہ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں اِن الفاظ کا اضافہ ہے: ’’آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے سورۂ بقرہ کی یہ آخری آیات عرش کے نیچے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو دی گئیں نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔‘‘

٥/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: (٥) ٥٢٣، والترمذي في السنن، كتاب السير عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في الغنيمة، ٤/١٢٣، الرقم: ١٥٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٦/٨٧، الرقم: ٢٣١٣، ١٤/٣١١، الرقم: ٦٤٠١، ٦٤٠٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٧٧، الرقم: ٦٤٩١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٢، الرقم: ١٠٦، وأبوعوانة في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ١١٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٣٣، الرقم: ٤٠٦٣۔

دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے بعثتِ انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔‘‘

اِسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦/٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلٰى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَي مَسِيْرَةِ شَهْرٍ، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧٠، الرقم:(٣) ٥٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦١، الرقم: ٢١٤٧٢، والبزار في المسند، ٩/٤٦١، الرقم: ٤٠٧٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢٩١، الرقم: ١٢٤٨٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٧٧، الرقم: ١٤٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٤، الرقم: ٥٥٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٩، وأيضًا، ١٠/٣٧١، والعسقلاني في فتح الباري، ١/٤٣٩۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی (نبی) کو نہیں دی گئیں۔ پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا جبکہ میں ہر سرخ و سیاہ (مشرق و مغرب) کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، پہلے کسی نبی کے لیے مالِ غنیمت حلال نہیں ہوتا تھا، وہ صرف میرے لیے حلال کر دیا گیا ہے اور صرف میرے لیے تمام روئے زمین مطہر اور مسجد بنا دی گئی، لہٰذا (میری اُمت کا) جو شخص جس جگہ بھی نماز کا وقت پائے وہاں نماز پڑھ سکتا ہے اور میری ایسے رعب سے مدد کی گئی جو (لوگوں پر) ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جاتا ہے اور مجھے ہی شفاعت کا اختیار عطا کیا گیا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، اَحمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٧/٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَضَّلَنِي رَبِّي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوْ قَالَ: عَلَى الْأُمَمِ بِأَرْبَعٍ. قَالَ: أُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لِي وَلِأُمَّتِي مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا، فَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةُ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طَهُوْرُهُ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ يَقْذِفُهُ فِي قُلُوْبِ أَعْدَائِي، وَأَحَلَّ لَنَا

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في الغنيمة، ١٢٣/٤، الرقم: ١٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٤٨/٥، الرقم: ٢٢١٩٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٩٢/١، والمزي في تهذيب الكمال، ٣١٧/١٢، الرقم: ٢٦٧٢، وقال: حسن صحيح، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١٦/١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤١٢/١، وقال: رواه الترمذي، والسيوطي في الدر المنثور، ٣٤٣/٢، وقال: أخرجه أحمد والترمذي وصححه۔

الْغَنَائِمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء (و رسل) پر -یا فرمایا: تمام اُمتوں پر- چار چیزوں کے ساتھ فضیلت دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور تمام زمین کو میرے لیے اور میری اُمت کے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا۔ پس میرے اُمتی کو جہاں بھی نماز کا وقت آ لے، تو اُس کے پاس اُس کی مسجد بھی ہے اور طہارت کا ذریعہ بھی۔ اور میری ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ میرے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔
امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨/٨. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ:

٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٨، الرقم: ٧٦٣، ١٣٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢١٣، الرقم: ٩٦٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٣، الرقم: ١٤٤٣، ١٤٤٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٣٤٨، الرقم: ٧٢٨ـ ٧٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٦٠، ٨/٢٦٩ـ

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو (سابقہ) انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو نہیں عطا کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے تمام خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لیے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری اُمت کو تمام اُمتوں میں سے بہترین اُمت بنایا گیا۔''

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے اسنادِ جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩/٩. عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ٤/٢٢١٥، الرقم: ٢٨٨٩، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في سوال النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلاثا في أمته، ٤/٤٧٢، الرقم: ٢١٧٦، وأبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٧، الرقم: ٤٢٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٨، الرقم: ٢٢٤٤٨، ٢٢٥٠٥، والبزار في المسند، ٨/٤١٣، الرقم: ٣٤٨٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١١، الرقم: ٣١٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٠٩، الرقم: ٦٧١٤، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٩٦، الرقم: ٨٣٩٠، —

مِنْهَا، وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُکَ لِأُمَّتِکَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِکُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا ہے اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین لپیٹی گئی۔ مجھے (قیصر و کسریٰ کے) دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے۔ میں نے اپنے ربّ سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کیا جائے اور نہ ان پر ان کے غیر سے دشمن مسلط کرے جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اور بے شک میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ! میں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اس کو واپس نہیں لوٹایا جاسکتا اور بے شک میں نے آپ کو آپ کی امت کے لیے یہ چیز عطا فرما دی ہے کہ میں انہیں قحط سالی سے نہیں ماروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط

.... والبيهقي في السنن الكبرى، ٩ / ١٨١، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٩٦، الرقم: ٣٣٤٧۔

کروں گا جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اگرچہ (وہ دشمن ان کے خلاف ہر طرف سے اکٹھے) ہو جائیں یہاں تک کہ ان میں سے بعض بعض کو خود ہلاک نہ کریں اور بعض بعض کو قیدی نہ بنائیں۔‘‘

اِسے امام مسلم، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٠/١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ بِهٖ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے اُن کی دل کی باتوں (یعنی وساوِس و خیالات) کو معاف فرما دیا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔‘‘

اِسے امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تجاوز اللّٰه عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر، ١/١١٦، الرقم: ١٢٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطلاق، باب من طلّق في نفسه ولم يتكلم به، ١/٦٥٨، الرقم: ٢٠٤٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٣٦٠، الرقم: ٥٦٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٥، الرقم: ٧٤٦٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٥٢، الرقم: ٨٩٨، وابن حبان في الصحيح، ١٠/١٧٩، الرقم: ٤٣٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٨٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٧٦، الرقم: ٦٣٨٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٩٩، الرقم: ٣٣٢۔

١١/١١. عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے خطا، نسیان اور جبر و اکراہ کو معاف فرما دیا ہے۔''

اِسے امام ابن ماجہ، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٢/١٢. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ

١١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطلاق، باب طلاق المكره والناسي، ١/٦٥٩، الرقم: ٢٠٤٣، وابن حبان عن ابن عباس رضي الله عنهما في الصحيح، ١٦/٢٠٢، الرقم: ٧٢١٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/١٧٢، الرقم: ٢٠٤، وعبد الرزاق نحوه في المصنف، ٦/٤١٠، الرقم: ١١٤١٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣/٩٥، والدارقطني في السنن، ٤/١٧٠، الرقم: ٣٣، والحاكم في المستدرك، ٢/٢١٦، الرقم: ٢٨٠١، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/٥٢، الرقم: ٧٦٦ وأيضًا في المعجم الأوسط، ٨/١٦١، الرقم: ٨٢٧٣، وأيضًا في المعجم الكبير، ٢/٩٧، الرقم: ١٤٣٠، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢/١٥٢، الرقم: ١٠٩٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣٥٦، الرقم: ١٤٨٧١۔

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في كم ـــ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ، ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی (۸۰) صفیں میری اُمت کی ہوں گی اور باقی تمام اُمتوں کو ملا کر صرف چالیس (۴۰) صفیں ہوں گی۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

.... صفّ أهل الجنّة، ٤/٦٨٣، الرقم: ٢٥٤٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٤، الرقم: ٤٢٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٧، الرقم: ٢٢٩٩٠، ٢٣٠٥٢، ٢٣١١١، والدارمي في السنن، ٢/٤٣٤، الرقم: ٢٨٣٥، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٩٨، الرقم: ٧٤٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٥، الرقم: ٣١٧١٣، والبزار في المسند، ٥/٣٦٨، الرقم: ١٩٩٩، وأبو يعلى في المعجم، ١/١٨٣، الرقم: ٢١١، والحاكم في المستدرك، ١/١٥٥، الرقم: ٢٧٣، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٦٧، الرقم: ٨٢، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٢/٧٧، الرقم: ١٣١٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٠/١٨٤، الرقم: ١٠٣٩٨.

١٣/١٣. عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَـلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا لیا: ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے ایسی بد دعا نہ کرے گا کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ دوسرا یہ کہ (مجموعی طور پر) اہلِ باطل اہلِ حق پر غالب نہ ہوں گے۔ تیسرا یہ کہ تم (مجموعی طور پر کبھی) گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔‘‘ اِسے امام ابو داود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُوْمَةٌ. عَذَابُهَا بِأَيْدِيْهَا. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، دُفِعَ إِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. فَيُقَالُ: هٰذَا فِدَاؤُکَ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الفتن، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٨، الرقم: ٤٢٥٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٢٩٢، الرقم: ٣٤٤٠، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢/٤٤٢، الرقم: ١٦٦٣۔

١٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب في صفة أمة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٤، الرقم: ٤٢٩٢، وأبو حنيفة عن أبي موسى رضي الله عنه في المسند، ١/١٥٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٩٠، الرقم: ٥٣٧، ونعيم بن حماد في الفتن، ٢/٦١٨، الرقم: ١٧٢٢۔

''حضرت انس بن مالک ﷛ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اُمت مسلمہ) وہ (خوش نصیب) امت ہے جس پر (اللہ تعالیٰ کی خصوصی) رحمت نازل کی گئی ہے۔ اس کا عذاب اس کے ہاتھ میں ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر ایک مسلمان کو ایک کافر دے کر کہا جائے گا یہ تمہارا دوزخ کا فدیہ ہے۔''

اِسے امام ابوحنیفہ اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۵/۱۵. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷛ قَالَ: يَوْمًا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ نَفْسَهُ قُبِضَتْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: رَبِّي اسْتَشَارَنِي...... وَفِيْهِ: وَأَحَلَّ لَنَا كَثِيْرًا مِمَّا شَدَّدَ عَلٰى مَنْ قَبْلَنَا وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا مِنْ حَرَجٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حذیفہ ﷛ سے مروی ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ ہم نے گمان کیا شاید آپ ﷺ کا وصال ہوگیا ہے۔ جب آپ ﷺ سجدہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے ربّ نے مجھ سے میری اُمت کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ ...... اِس میں بیان فرمایا: اور ہمارے لیے وہ بہت سی چیزیں حلال کر دیں جو ہم سے قبل (اُمتوں پر) ممنوع تھیں اور ہم پر اس دنیا میں کوئی تنگی (روا) نہیں رکھی۔''

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۱۶. عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ

۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۹۳، الرقم: ۲۳۳۸۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/۳۹۳۔

۱۶: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱/۴۲، الرقم: ۵۴، والمبارکفوري في تحفة الأحوذي، ۶/۳۲۳۔

اللهَ أَدْرَکَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُومَ وَاخْتَصَرَ لِي اخْتِصَارًا، فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ، إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، وَمُوْسٰی صَفِيُّ اللهِ، وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ، وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ اللهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَـلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰی ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو مرحوم قرار دیا اور اس کی عمر مختصر رکھی۔ سو ہم ہی آخری ہیں اور ہم ہی قیامت کے دن اول ہوں گے۔ اور میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ صفی اللہ ہیں جبکہ میں ہی حبیب اللہ ہوں اور روزِ قیامت میرے پاس ہی حمد کا جھنڈا ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے بارے میں مجھ سے تین وعدے فرمائے اور تین چیزوں سے انہیں نجات عطا کی: ان پر عام قحط سالی مسلط نہیں کرے گا اور کوئی دشمن انہیں ختم نہیں کر سکے گا اور انہیں کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔‘‘ اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٧. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: الْجَنَّةُ حُرِّمَتْ عَلَی الْأَنْبِيَاءِ حَتّٰی أَدْخُلَهَا، وَحُرِّمَتْ عَلَی الْأُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَهَا أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٨٩، الرقم: ٩٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٩، والهندي في كنز العمال، ١١/٤١٦، الرقم: ٣١٩٥٣۔

جنت تمام انبیاء کرام علیھم السلام پر اس وقت تک حرام کر دی گئی ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اورتمام اُمتوں پر اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ میری اُمت اس میں داخل نہ ہو جائے۔'' اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۱۸. عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ السُّلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ رَضِيَ لِهٰذِهِ الأُمَّةِ الْيُسْرَ، وَكَرِهَ لَهَا الْعُسْرَ. قَالَهَا ثَـلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِرِجَالِ الصَّحِيْحِ.

''حضرت محجن بن ادرع سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس اُمت (محمدیہ) کے لیے آسانی کو پسند فرمایا ہے اور (اس کے لیے) تنگی کو ناپسند فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ بیان فرمایا۔''

اِسے امام طبرانی نے رجال صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۹. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَأَنْظُرَ إِلٰى بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَعْرِفَ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذَالِکَ، وَعَنْ يَمِيْنِي مِثْلُ ذَالِکَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ

۱۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۲۹۸، الرقم: ۷۰۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴/۱۵، والحارث في المسند، ۱/۳۴۳، الرقم: ۲۳۷۔

۱۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۹۹، الرقم: ۲۱۷۸۵، والحاكم في المستدرك، ۲/۵۲۰، الرقم: ۳۷۸۴، وابن حبان نحوه في الصحيح، ۳/۳۲۴، الرقم: ۱۰۴۹، والطيالسي في المسند، —

تَعْرِفُ أُمَّتَکَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلٰی أُمَّتِکَ؟ قَالَ: هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ، لَيْسَ أَحَدٌ کَذَالِکَ غَيْرُهُمْ، وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتُوْنَ کُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ يَسْعٰی بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّيَالِسِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی ہوں گا جسے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ہو گی۔ سو میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان بھی پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور اپنی داہنی طرف بھی انہیں دیکھ کر پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان کیسے پہچانیں گے جبکہ ان میں حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت سے لے کر آپ کی اُمت تک کے لوگ موجود ہوں گے؟...... آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے اعضاء وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے اور ان کے سوا کسی اور (امت) کے ساتھ ایسا نہیں ہو گا اور میں اُنہیں پہچان لوں گا کہ اُن کے نامہ اعمال اُن کے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے اور میں اُنہیں پہچان لوں گا کہ اُن کے آگے اُن کی اولاد دوڑتی ہو گی۔‘‘

اِسے امام احمد، ابن حبان اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

.... ٤٨/١، الرقم: ٣٦١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٧/٣، الرقم: ٢٧٤٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٩١/١، الرقم: ٢٨٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٢٥/١، وأيضًا، ٢٥٠/٢، ٣٤٤/١٠، وقال: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ۔

٢٠/٢٠. عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَکَ؟ قَالَ: أَعْرِفُهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ. وَأَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ، وَأَعْرِفُهُمْ بِنُوْرِهِمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت ابو ذر اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے روز ضرور اپنی اُمت کو دوسری اُمتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی اُمت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اُنہیں پہچان لوں گا کہ اُن کے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا اثر ہوگا، اور میں انہیں ان کے نور سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔‘‘

اِسے امام احمد نے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢١/٢١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه يَقُوْلُ: تَخْرُجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُلَّةٌ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ مِثْلُ الشَّمْسِ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ وَلَا عَذَابٌ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثُلَّةٌ أُخْرَى غُرٌّ

٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٩٩، الرقم: ٢١٧٨٨۔

٢١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٧٣، الرقم: ٧٧٢٣، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢/٢٠١، الرقم: ١١٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٩۔

مُحَجَّلُوْنَ نُوْرُهُم مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثُلَّةٌ أُخْرَى غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ نُوْرُهُمْ مِثْلُ أَعْظَمِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الأُمِيُّ، فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ. فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ يَجِيءُ رَبُّکَ ﷻ ثُمَّ يُوْضَعُ الْمِيْزَانُ وَالْحِسَابُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز روشن پیشانیوں اور چمکتے ہاتھ پاؤں والے لوگوں کی ایک جماعت نمودار ہوگی جو افق پر چھا جائے گی، ان کا نور سورج کی طرح ہوگا۔ سو ایک ندا دینے والا ندا دے گا: ’’نبی اُمّی۔‘‘ پس اس نداء پر ہر اُمی نبی متوجہ ہوگا لیکن کہا جائے گا (کہ اس سے مراد) محمد ﷺ اور ان کی امت ہے۔ سو وہ جنت میں داخل ہوں گے، ان پر کوئی حساب اور عذاب نہیں ہو گا۔ پھر اس طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ ان کا نور چودھویں کے چاند کی طرح کا ہوگا اور ان کا نور افق پر چھا جائے گا۔ سو پھر ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا: ’’نبی اُمّی۔‘‘ پس اس ندا پر ہر اُمی نبی متوجہ ہو گا لیکن کہا جائے گا: اس ندا سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کی امت ہے۔ پس وہ بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اسی طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی، ان کی (بھی) پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ ان کا نور آسمان میں بڑے ستارے کی طرح ہوگا، ان کا نور افق پر چھا جائے گا۔ پس ندا دینے والا آواز دے گا: ’’نبی اُمّی۔‘‘ سو اس ندا پر ہر امی نبی متوجہ ہوجائے گا، کہا جائے

گا: (اس سے مراد بھی) محمد ﷺ اور اُن کی امت ہے۔ پس وہ بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ کا ربّ (اپنی شان کے لائق) تشریف لائے گا اور پھر میزان و حساب قائم کیا جائے گا۔‘‘

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿آخری زمانہ میں اُمتِ محمدیہ کی فضیلت کا بیان﴾

۱/۲۲. عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلٰى ذَالِکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی۔ جو اُنہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا یا جو اُن کی مخالفت کرے گا وہ انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر (یعنی روزِ قیامت) آ جائے اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فآراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣١، الرقم: ٣٤٤٢، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: إنما قولنا لشيء، ٦/٢٧١٤، الرقم: ٧٠٢٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب قوله ﷺ: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ٣/١٥٢٤، الرقم: ١٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٧٥، الرقم: ٧٣٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٨٠، الرقم: ٨٩٣، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/١١٠، الرقم: ١٤٤۔

٢/٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَيَأْتِيَنَّ عَلٰی أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے! تم لوگوں پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ تم مجھے دیکھ نہیں سکو گے، لیکن میری زیارت کرنا (اس وقت) ہر مومن کے نزدیک اس کے اہل و عیال اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا، نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي، بِأَهْلِهٖ وَمَالِهٖ.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علاماتِ النبوة في الإسلام، ٣/٣١٥، الرقم: ٣٣٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب فضل النظر إليه صلى الله عليه وآله وسلم وتمنيه، ٤/١٨٣٦، الرقم: ٢٣٦٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٦٧، الرقم: ٦٧٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٣، الرقم: ٨١٢٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٧، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٥/١١٨، والسيوطي في الديباج، ٦/٣٤٨، الرقم: ٢٣٦٤۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في من يود رؤية النبي صلى الله عليه وآله وسلم بأهله وماله، ٤/٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٧، الرقم: ٩٣٨٨، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢١٤، الرقم: ٧٢٣١۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی تمنا یہ ہوگی کہ کاش وہ اپنے سب اہل و عیال اور مال و اسباب کے بدلے میں (ایک مرتبہ ہی) میری زیارت کر لیں۔‘‘

اِسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤/٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُوْنَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوِ اشْتَرٰى رُؤْيَتِي بِأَهْلِهٖ وَمَالِهٖ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری اُمت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی آئیں گے جن میں سے ہر ایک کی خواہش یہ ہو گی کہ اپنے اہل و مال کے بدلے (اگر اُسے) میرا دیدار (ملے تو وہ) خرید لے (یعنی اپنے اہل و مال کی قربانی دے کر ایک مرتبہ مجھے دیکھ لے)۔‘‘

اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٥/٢٦. عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران،

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٩٥، الرقم: ٦٩٩١۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب ومن سورة آل عمران، ٥/٢٢٦، الرقم: ٣٠٠١، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٣، —

٣:١١٠]، قَالَ: إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت بہز بن حکیم بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمانِ الٰہی: ﴿تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے۔﴾ کے بارے میں فرمایا: تم ستر (٧٠) اُمتوں کو مکمل کرنے والے (یعنی اُن کے آخر میں آنے والے) ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔‘‘

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اِس حدیث کی اِسناد صحیح ہے۔

٦/٢٧. عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نُكَمِّلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِيْنَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت بہز بن حکیم بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور

-------- الرقم: ٤٢٨٧، ٤٢٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦١، الرقم: ١١٦٠٤، وأيضًا، ٤/٤٤٧، ٥/٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٩٤، الرقم: ٦٩٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٤١٩، الرقم: ١٠١٢، ١٠٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٥٦، الرقم: ٤١١، والروياني في المسند، ٢/١١٥، الرقم: ٩٢٤، وابن المبارك في الزهد، ١/١١٤، الرقم: ٣٨٢۔

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٧۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر (۷۰) اُمتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم سب سے آخری اور سب سے بہتر ہوں گے۔'' اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۷. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرٰی أَوَّلُهٗ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهٗ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کی مثال بارش کی مانند ہے معلوم نہیں اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر۔''

اِسے امام ترمذی، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹/۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَدِدْتُ أَنِّي لَقِيْتُ إِخْوَانِي، قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَوَ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانَکَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلٰكِنْ إِخْوَانِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِي وَلَمْ يَرَوْنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأمثال، باب مثل الصلوات الخمس، ٥/١٥٢، الرقم: ٢٨٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٠، ١٤٣، الرقم: ١٢٣٤٩، ١٢٤٨٣، والبزار في المسند، ٩/٢٣، الرقم: ٣٥٢٧، والطيالسي في المسند، ١/٩٠، الرقم: ٦٤٧، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣٨٠، الرقم: ٣٧١٧، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٧٧، الرقم: ١٣٥٢۔

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٥، الرقم: ١٢٦٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢١٢، الرقم: ٥٧٦، والهيثمي في —

’’حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ خواہش کی کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے بھائی وہ ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہو گا۔‘‘

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي، وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو اُمامہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا، اور سات بار خوشخبری اور مبارک باد ہو اُس کے لیے جس نے مجھے دیکھا تک نہیں لیکن مجھ پر ایمان

.... مجمع الزوائد، ١٠/٦٧، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٣٢، الرقم: ٦٠، وأيضًا، ٢/٩٤، الرقم: ١١٦١۔

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٧، الرقم: ٢٢٢٦٨، ٢٢١٩٢، ٢٢٣٣١، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢١٦، الرقم: ٧٢٣٣، والحاكم عن عبدالله بن بُسر ﷺ، في المستدرك، ٤/٩٦، الرقم: ٦٩٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٥٩، الرقم: ٨٠٠٩، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/١٠٤، الرقم: ٨٥٨، وأبو يعلى عن أنس بن مالك ﷺ في المسند، ٦/١١٩، الرقم: ٣٣٩١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٩٩، الرقم: ٨٧، والروياني في المسند، ٢/٣١١، الرقم: ١٢٦٦۔

لایا۔'' اِسے امام احمد، ابن حبان، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١/ ١٠. عَنْ أَبِي جُمْعَةَ رضی الله عنه قَالَ: تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلْ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا مَعَکَ، وَجَاهَدْنَا مَعَکَ، قَالَ: نَعَمْ، قَوْمٌ يَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِکُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابو جمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دن کا کھانا کھایا، ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم سے بھی کوئی بہتر ہوگا؟ ہم آپ کی معیت میں ایمان لائے، اور آپ کی معیت میں ہم نے جہاد کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ اُنہوں نے مجھے دیکھا تک نہیں ہوگا (وہ اِس جہت سے تم سے بھی بہتر ہوں گے)۔''

اِسے امام دارمی، اَحمد، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقات ہیں۔

١٠: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب الرقاق، باب في فضل آخر هذه الأمة، ٢/ ٣٩٨، الرقم: ٢٧٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٠٦، الرقم: ١٧٠١٧، وأبو يعلى في المسند، ٣/ ١٢٨، الرقم: ١٥٥٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/ ٢٢، الرقم: ٣٥٣٧، وابن منده في الإيمان، ١/ ٣٧٢، الرقم: ٢١٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٦٦۔

۳۲/۱۱. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جدِّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَانًا؟ قَالُوْا: اَلْمَلَائِكَةُ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوْا: فَالنَّبِيُّوْنَ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟ قَالُوْا: فَنَحْنُ. قَالَ: وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عمرو بن شعیب ﷺ بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا: کون سی مخلوق تمہارے نزدیک ایمان (لانے) کے لحاظ سے سب سے عجیب تر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: فرشتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ وہ ہر وقت اپنے پروردگار کی حضوری میں رہتے ہیں۔ اُنہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء کرام علیہم السلام۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور انبیاء کرام علیہم السلام کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر تو وحی نازل ہوتی ہے۔ انہوں نے

۱۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸۷/۱۲، الرقم: ۱۲۵٦۰، وأبو يعلى عن عمر بن الخطاب ﷺ في المسند، ۱٤۷/۱، الرقم: ۱٦۰، والحاكم في المستدرك، ۹٦/٤، الرقم: ٦۹۹۳، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۳/ ٤۰۳، الرقم: ٦۲۸۸، والحسيني في البيان والتعريف، ۱۳۰/۱، الرقم: ۳٤٦، والهيثمي عن عمر بن الخطاب ﷺ في مجمع الزوائد، ۸/ ۳۳۰، ٦٥/٦، وقال: رواه البزار وأحمد۔

عرض کیا: (یا رسول اللہ!) تو پھر ہم (ہی ہوں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے جبکہ میں بنفس نفیس تم میں جلوہ افروز ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مخلوق میں میرے نزدیک پسندیدہ اور عجیب تر ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کئی کتابوں کو پائیں گے مگر (صرف میری) کتاب میں جو کچھ لکھا ہوگا اُس پر ایمان لائیں گے۔''

اِسے امام طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۲/۳۳. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: (يَا رَسُوْلَ اللهِ،) أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ بِکَ وَلَمْ يَرَکَ وَصَدَّقَکَ وَلَمْ يَرَکَ؟ قَالَ: طُوْبٰی لَهُمْ، ثُمَّ طُوْبٰی لَهُمْ أُوْلَئِکَ مِنَّا، وَأُوْلَئِکَ مَعَنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو آپ پر ایمان لائے حالانکہ انہوں نے آپ کو دیکھا تک نہیں، آپ کی تصدیق کی حالانکہ آپ کو دیکھا تک نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے خوشخبری ہے، ان کے لیے دوبارہ خوشخبری ہے، وہ ہم میں سے ہی ہیں اور (روزِ قیامت) وہ ہمارے ساتھ ہوں گے۔''

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٧٦، الرقم: ٨٦٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٧۔

١٣/٣٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعُلَاءِ الْحَضَرَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ، يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْفَسَوِيُّ وَالْخَطِيْبُ التَّبْرِيْزِيُّ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن علاء حضرمی رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ مجھے اُس (صحابی) نے بتایا جس نے حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم سے سنا کہ آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: بے شک اس اُمت کے آخری (دور) میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے لیے اجر اس اُمت کے اولین (دور کے لوگوں) کے برابر ہو گا، وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے۔''

اِسے امام بیہقی، فسوی اور خطیب تبریزی نے روایت کیا ہے۔

١٣: أخرجه البيهقي في دلائل النّبوّة، ٥١٣/٦، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٢٩٤/١، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣٧٢/٣، الرقم: ٦٢٨٠، والملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١٧٧/١٨، والسّيوطي في مفتاح الجنة، ٦٨/١۔

بَابٌ فِي نُزُوْلِ الْمَسِيْحِ الْمُنْتَظَرِ عليه السلام فِي آخِرِ الْأُمَّةِ

﴿ اُمت محمدیہ کے آخری زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دوبارہ نزول کا بیان ﴾

١/٣٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا جب تم میں حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا اِمام تم میں سے ہوگا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام، ٣/١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبيّنا محمد ﷺ، ١/١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٩٣۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم والغصب، باب كسر الصليب وقتل الخنزير، ٢/٨٧٥، الرقم: ٢٣٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة —

حَتّٰى يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! عنقریب تم میں (حضرت) عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اُتریں گے جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کردیں گے اور اس وقت مال اتنا زیادہ ہوجائے گا کہ اسے کوئی بھی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى

.... نبينا محمد ﷺ، ١/١٣٥، الرقم: ١٥٥، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في نزول عيسى بن مريم عليهما السلام، ٤/٥٠٦، الرقم: ٢٢٣٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم عليهما السلام وخروج يأجوج ومأجوج، ٢/١٣٦٣، الرقم: ٤٠٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٣٨، الرقم: ١٠٩٥٧۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى بن مريم حاكمًا بشريعة نبينا محمد ﷺ، ١/١٣٧، الرقم: ١٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٤٥، الرقم: ١٤٧٦٢_١٥١٦٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٣١، الرقم: ٦٨١٩، وابن منده في الإيمان، ١/٥١٧، الرقم: ٥١٨، وأبو عوانة في المسند، ١/٩٩، الرقم: ٣١٧، وابن الجارود في المنتقى، ١/٢٥٧، الرقم: ١٠٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٨٠۔

يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا. فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے قیامت تک کامیاب جنگ کرتی رہے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا حاکم اُن سے عرض کرے گا: تشریف لائیں، ہمیں نماز پڑھائیں۔ اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اِس وقت) میں امامت نہیں کراؤں گا۔ تم ایک دوسرے پر امیر ہو اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا کی ہے۔ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے۔)‘‘

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ، لَا أَدْرِي أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليهما السلام كَأَنَّهُ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض ونزول عيسى عليه السلام، ٢٢٥٩/٤، الرقم: ٢٩٤٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥٠١/٦، الرقم: ١١٦٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٣٥٠/١٦، الرقم: ٧٣٥٣، والحاكم في المستدرك، ٥٩٤/٤، الرقم: ٨٦٥٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٠٨/١، الرقم: ٣٥١۔

عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبَدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ. قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُوْلُ: أَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِي ذَالِكَ دَارٌّ، رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا. قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ إِبِلِهٖ. قَالَ: فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ أَوْ قَالَ: يُنْزِلُ اللهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ، نُعْمَانُ الشَّاكُّ، فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرٰى، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ. ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، هَلُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ ﴿وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ﴾ [الصافات، ٣٧:٢٤]. قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ. قَالَ: فَذَاكَ ﴿يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا﴾ [المزمل، ٧٣:١٧] وَذَالِكَ ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ [القلم، ٦٨:٤٢]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: میری اُمت میں دجال کا خروج ہوگا جو چالیس تک ٹھہرے گا، (راوی کہتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا، یا چالیس ماہ فرمایا، یا چالیس سال فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو مبعوث فرمائے گا جو حضرت عروہ بن مسعود کے مشابہ ہوں گے، وہ دجال کو تلاش کر کے ہلاک کر دیں گے، پھر سات سال تک لوگ اِسی طرح (امن سے) رہیں گے، کہیں دو آدمیوں کے مابین بھی لڑائی نہیں ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ایسی ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جو روئے زمین کے ہر اُس شخص کی روح قبض کر لے گی جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان یا خیر ہوگی۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پھر دنیا میں صرف برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو چڑیوں کی طرح جلد باز اور بے عقل اور درندہ صفت ہوں گے، وہ کسی نیک بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا، اُن کے پاس شیطان بھیس بدل کر آئے گا اور کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے: تم کیا حکم دیتے ہو؟ وہ اُن کو بتوں کی پرستش کا حکم دے گا، وہ اِسی (بت پرستی) میں مصروف ہوں گے، اُن کا رزق اچھا ہوگا اور اُن کی زندگی عیش وعشرت سے ہو گی، پھر صور پھونک دیا جائے گا، جو شخص بھی اِس کو سنے گا وہ ایک طرف گردن جھکائے گا اور دوسری طرف سے اُٹھا لے گا، جو شخص سب سے پہلے اس کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شبنم کی طرح ایک بارش نازل فرمائے گا جس سے لوگوں کے جسم اُگ پڑیں گے، پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا، پھر لوگ کھڑے ہوکر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے ربّ کے پاس آؤ ﴿اور اُنہیں (صراط کے پاس) روکو، اُن سے پوچھ گچھ ہوگی ○﴾۔ پھر کہا جائے گا: دوزخ کے لیے ایک گروہ نکالو۔ کہا جائے گا: کتنے لوگوں کا؟ کہا جائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا﴾ اور ﴿جس

دن ساق (یعنی اَحوالِ قیامت کی ہولناک شدت) سے پردہ اُٹھایا جائے گا﴾۔‘‘

اِسے امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيْسٰى عليه السلام، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ، وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ. فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِکُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِکُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ. فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی عرصہ میں کوئی دوسرا نبی نہیں اور عیسیٰ علیہ السلام (آسمان) سے نازل ہونے والے ہیں۔ لہٰذا جب تم اُنہیں دیکھو تو (ان علامتوں سے) انہیں پہچاننا۔ ان کا قد متوسط ہوگا، ان کا رنگ سرخی مائل سفید ہوگا، وہ ہلکے زرد رنگ کی دو چادروں میں ملبوس ہوں گے، اُن کے سر کے بال ایسے (سیاہ اور چمکدار) ہوں گے گویا ابھی ان سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ تر نہ ہوں گے۔ وہ لوگوں سے اسلام کے نام پر جہاد کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے دور میں اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب ختم کر دے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال، ١١٧/٤، الرقم: ٤٣٢٤، وابن حبان في الصحيح، ٢٣٣/١٥، الرقم: ٦٨٢١، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٠١/١٤۔

کا نے دجال کو بھی ہلاک کریں گے، آپ زمین میں چالیس سال تک رہیں گے، پھر وہ فوت ہوں جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔‘‘

اِسے امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤٠/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَهْبِطَنَّ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَ إِمَامًا مُقْسِطًا، وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا، وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتّٰى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ. يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: أَي بَنِي أَخِي، إِنْ رَأَيْتُمُوْهُ فَقُوْلُوْا: أَبُوْ هُرَيْرَةَ يُقْرِئُکَ السَّلَامَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْهِنْدِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام عادل حاکم اور منصف امام کے طور پر ضرور آئیں گے۔ وہ فوری طور پر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت سے چل پڑیں گے اور میری قبر پر ضرور آئیں گے، مجھے سلام کریں گے اور میں اُنہیں ضرور جواب دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے (راوی سے)

٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين، ذكر نبي الله وروحه عيسى ابن مريم صلوات الله وسلامه عليهما، ٢/٦٥١، الرقم: ٤١٦٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٧/٤٩٣، والهندي في كنز العمال، ١٤/١٤٦، الرقم: ٣٨٨٥١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/٦٢، وأنور شاه الكاشميري، ١/١٠١۔١٠٢، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١/٣١٠۔

فرمایا: اگر آپ کو ان کی زیارت کی سعادت حاصل ہو تو ان سے عرض کرنا کہ ابو ہریرہ نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم، ابن عساکر اور متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

بَابٌ فِي مَجِيءِ الإِمَامِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ عليه السلام فِي آخِرِ الأُمَّةِ

﴾ اُمتِ محمدیہ کے آخری زمانہ میں اِمام مہدی علیہ السلام کی آمد کا بیان ﴿

١/٤١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا جب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٤٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ الإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَي عَشَرَ خَلِيْفَةً ثُمَّ قَالَ: كَلِمَةٌ لَمْ أَفْهَمْهَا.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام، ٣/١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبيّنا محمد ﷺ، ١/١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٩٣۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب الناس تبع لقريش والخلافة من قريش، ٣/١٤٥٣، الرقم: ١٨٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٠٦، الرقم: ٢١٠٥٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٤، الرقم: ٦٦٦٢، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٧٠،—

فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بارہ خلیفہ ہونے تک اسلام غالب رہے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بات فرمائی جسے میں نہیں سمجھ سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟ اُنہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ (تمام خلفاء) قریش سے ہوں گے۔‘‘

اِسے امام مسلم، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣/٤٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ إِسْمِي. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذَالِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

.... الرقم: ٦٩٨٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩٥/٢، الرقم: ١٧٩٢، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ١٢٦/٣، الرقم: ١٤٤٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٢١١/١٣۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن،كتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي، ٥٠٥/٤، الرقم: ٢٢٣١، وأبو داود في السنن،كتاب المهدي، ٢٣٦/٤، الرقم: ٤٢٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٦/١، الرقم: ٣٥٧١، والطبراني في المعجم الكبير،١٣٣/١٠، الرقم:١٠٢١٥، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ١٠٤/٥، الرقم: ٥٦٢، والهيثمي في موارد الظمآن،٤٦٤/١، الرقم: ١٨٧٧۔

فرمایا: میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابو داود اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٤/٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ إِسْمِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا حکمران نہ بن جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) ہوگا۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابو داود اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي، ٤/٥٠٥، الرقم: ٢٢٣٠، وأبو داود في السنن، كتاب المهدي، ٤/١٠٦، الرقم: ٤٢٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٤٨، الرقم: ٤٢٧٩، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٨٨، الرقم: ٨٣٦٤، والبزار في المسند، ٥/٢٠٤، الرقم: ١٨٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٤٣٥، الرقم: ١٠٢٢٣، والشاشي في المسند، ٢/١١٠، الرقم: ٢٣٥۔

٥/٤٥. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا إِلٰى مَكَّةَ، فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَالِکَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ. ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذَالِکَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ، فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَيُلْقِي الإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو اُنہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) اُن کے پاس آئیں گے اور اُنہیں (مکان سے) باہر نکال کر حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت

٥: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب المهدي، ٤/١٠٧، الرقم: ٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣١٦، الرقم: ٢٦٧٣١، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شبيه في المصنف، ٧/٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٣٦٩، الرقم: ٦٩٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٢٩٥، الرقم: ٦٥٦۔

(خلافت) کر لیں گے حالانکہ وہ (امام مہدی علیہ السلام) اِسے ناپسند کریں گے۔ پھر (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہو گی تو) ملکِ شام سے ایک لشکر اُن سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (سفیانی)، جس کے ننہال قبیلۂ کلب میں سے ہوں گے، خلیفۂ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے اور یہی (جنگ) کلب ہے۔ اور خسارہ ہے اس شخص کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو۔ (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا عروج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان اُن کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔'' اِسے امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٦/٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْـلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے (یعنی میری نسل سے) ہوں گے۔ ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المهدي، ٤/١٠٧، الرقم: ٤٢٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨، والطبراني المعجم الأوسط، ٩/١٧٦، الرقم: ٩٤٦٠۔

ناک ستواں و بلند ہوگی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی (کیوں کہ امام مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا) اور وہ سات سال تک حکومت کریں گے۔'' اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٤٧/٧. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها **قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ** صلى الله عليه وآله وسلم **يَقُوْلُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.**

''اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد میں سے ہوگا۔'' اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٤٨/٨. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه، **وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ** صلى الله عليه وآله وسلم، **وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِإِسْمِ نَبِيِّكُمْ** صلى الله عليه وآله وسلم، **يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ. ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمْلَاءُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.**

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المهدى، ٤/١٠٧، الرقم: ٤٢٨٤، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٥/١٠٥٧، الرقم: ٥٧٥، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١/٢٥١، والمناوي في فيض القدير، ٦/٢٧٧۔

٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المهدي، ٤/١٠٨، الرقم: ٤٢٩٠، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١/٢٥٧، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦/٤٠٣، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ١/٣٠٠، الرقم: ٤٠٨٥۔

''امام ابو اسحاق روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷛ نے اپنے بیٹے اِمام حسن ؑ کو دیکھ کر فرمایا: بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہو گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہو گا جس کا نام تمہارے نبی ﷺ کے نام پر ہوگا وہ اَخلاق و کردار میں (تمہارے نبی سے) مشابہت رکھتا ہو گا لیکن صورت میں مشابہ نہ ہو گا۔ پھر حضرت علی ؑ نے قصہ بیان فرمایا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔'' اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٩/٤٩. عَنْ ثَوْبَانَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَـلَاثَةٌ كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيْفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيْرُ إِلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْـلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ. ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ. فَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

''حضرت ثوبان ﷛ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ اُن میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈوں کے حامل لشکر نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی۔ (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان ﷛ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، ٢/١٣٦٧، الرقم: ٤٠٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٧، الرقم: ٢٢٤٤١، والحاكم في المستدرك، ٤/٥١٠، الرقم: ٨٤٣٢۔

وہ سمجھ نہ سکے یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا)۔ پھر فرمایا: جب تم لوگ اُنہیں دیکھنا تو اُن سے بیعت کر لینا اگرچہ اِس بیعت کے لیے تمہیں برف پر گھسٹ کر ہی آنا پڑے، بلا شبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔‘‘ اِسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۰/ ۱۰. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللهُ تَعَالٰی فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وأَبُوْ يَعْلٰی.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (امام) مہدی میرے اہلِ بیت میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اُس بلند مقام پر پہنچا دے گا جو ان کے لیے مطلوب ہوگا)۔‘‘

اِسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۵۱/ ۱۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۱۳۶۷/۲، الرقم: ۴۰۸۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۸۴/۱، الرقم: ۶۴۵، وأبو يعلى في المسند، ۳۵۹/۱، الرقم: ۴۶۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵۱۳/۷، الرقم: ۳۷۶۴۴۔

۱۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۱۳۶۸/۲، الرقم: ۴۰۸۷۔

نے فرمایا: ہم عبد المطلب کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہوں گے، یعنی میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی۔'' اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۵۲. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعُدْوَانًا، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا.

''حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر نہ جائے، بعد ازاں میرے اہلِ بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا (یعنی خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)۔''

اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۳/۵۳. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُبَايَعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت اُمّ سلمہ رضی الله عنہا روایت بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سے ایک شخص (مہدی) کی رکنِ حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے

۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٦٠٠، الرقم: ٨٦٦٩، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٦٤، الرقم: ١٨٨٠۔

۱۳: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣۔

درمیان اہلِ بدر کی تعداد (۳۱۳ افراد) کی مثل بیعت کی جائے گی۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لیے) آئیں گے۔‘‘

اِسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ

﴿اِس اُمت کے کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان﴾

٥٤/١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي (أَوْ قَالَ: أَمَّةَ مُحَمَّدٍ) عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری اُمت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا (یا فرمایا: اُمتِ محمد یہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا) اور جماعت پر اللہ تعالیٰ (کی حفاظت) کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ آگ کی طرف جدا ہوا۔‘‘ اِسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٥/٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ.

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في لزوم الجماعة، ٤/٤٦٦، الرقم: ٢١٦٧، والحاكم في المستدرك، ١/٢٠١، الرقم: ٣٩٧، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٦١، الرقم: ١٧٣، والهندي في كنز العمال، ١٢/٧٢، الرقم: ٣٤٤٦١، والمناوي في فيض القدير، ٢/٢٧١۔

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب السّواد الأعظم، ٤/٣٦٧، الرقم: ٣٩٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٤٧، الرقم: ١٣٦٢٣، والكناني في مصابح الزجاجة، ٤/١٦٩، الرقم: ١٣٩٥۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری امت (مجموعی طور پر) کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہو گی، پس اگر تم ان میں اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سب سے بڑی جماعت (کا ساتھ) اختیار کرو۔‘‘

اِسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣/٥٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: يَآأَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِيْنَا فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَالِكُمُ الْمُؤْمِنُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اس جگہ پر کھڑا ہوں جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان قیام فرما ہوتے۔ پھر فرمایا: جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في لزوم الجماعة، ٤/٤٦٥، الرقم: ٢١٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٨٨، الرقم: ٩٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٧٠، الرقم: ٢٣١٩٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٤٢، الرقم: ٨٨، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣/٣١٦، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦/٣٢٠۔

سے بچو کیوں کہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دو آدمیوں سے دور رہتا ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اُس کے لیے جماعت سے وابستگی لازمی ہے اور جس شخص کو اُس کی نیکی خوش کرے اور برائی پریشان کرے پس وہی مومن ہے۔‘‘

اِسے امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤/٥٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰى إِحْدَى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً. وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً. وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً بنی اسرائیل اکہتر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت یقیناً بہتّر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ جماعت ہے۔‘‘

اِسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب افتراق الأمم، ١٣٢٢/٢، الرقم: ٣٩٩١-٣٩٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٤٥/٣، الرقم: ١٢٥٠١، وأبو يعلى في المسند، ٣٦/٧، الرقم: ٣٩٤٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٣٢/١، الرقم: ٦٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩٠/٧، الرقم: ٢٤٩٩، والمروزي في السنة، ٢١/١، الرقم: ٥٣۔

٥/٥٨. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ، وَثَلَاثَةٌ خَيْرٌ مِنِ اثْنَيْنِ، وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ اللهَ عزوجل لَنْ يَجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلٰى هُدًى. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو (شخص) ایک سے بہتر ہیں اور تین (شخص) دو سے بہتر ہیں اور چار (اشخاص) تین سے بہتر ہیں۔ پس تم پر لازم ہے کہ جماعت کے ساتھ رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت کو کبھی ہدایت کے سوا کسی شے پر اکٹھا نہیں کرے گا۔'' اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٥٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَجْمَعُ اللهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَدًا. وَقَالَ: يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٥، الرقم: ٢١٣٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٧: ٥/٢١٨، والمباركفوري في تحفة الأحوذى، ٦/٣٢٣۔

٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٩٩-٢٠١، الرقم: ٣٩١-٣٩٧، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٣٩، الرقم: ٨٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/١٠٦، الرقم: ١٥٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٥٨، الرقم: ٨١١٦، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٤٢٢، والمناوي في فيض القدير، ٢/٢٧١۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت جماعت پر ہوتا ہے۔ پس سب سے بڑی جماعت کی اتباع کرو اور جو اس جماعت سے الگ ہوتا ہے وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔‘‘

اِسے امام حاکم، ابن ابی عاصم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٦٠/٧. عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَمَرَنِي اللهُ بِهِنَّ: اَلْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت حارث اَشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے (اور وہ پانچ باتیں یہ ہیں:) جماعت کے ساتھ ہونے، نصیحت سننے، فرمانبرداری اختیار کرنے، ہجرت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا۔ پس جو جماعت سے ایک بالشت برابر بھی الگ ہوا تو اُس نے اسلام کا قلادہ

٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢٠٤/١، ٥٨٢، الرقم: ٤٠٤، ١٥٣٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١٩٥/٣، الرقم: ١٨٩٥، وأبو يعلى في المسند، ١٤٠/٣، الرقم: ١٥٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٨٦/٣، ٢٨٧، ٢٨٩، الرقم: ٣٤٢٧، ٣٤٣٠، ٣٤٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٥٧/٨۔

(یعنی پٹہ) اپنے گلے سے اُتار دیا جب تک کہ وہ (جماعت کی طرف) لوٹ نہیں آتا۔‘‘

اِسے امام حاکم، ابن خزیمہ، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخْشٰى عَلٰى أُمَّتِهِ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهُ

﴿حضور ﷺ کو اپنی ظاہری حیاتِ مبارکہ کے بعد اُمت کے اجتماعی شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾

١/٦١. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ، بَعْدَ ثَمَانِي سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هٰذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا، وَلٰكِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْهَا. قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة أحد، ١٤٨٦/٤، الرقم: ٣٨١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ١٧٩٦/٤، الرقم: ٢٢٩٦، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الميت يصلي على قبره بعد حين، ٢١٦/٣، الرقم ٣٢٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٥٤/٤، الرقم: ١٧٤٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٧٩/١٧، الرقم: ٧٦٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤٥/٥، الرقم: ٢٥٨٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤/٤، الرقم: ٦٦٠١۔

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ اُحد کے مزارات پر (دوبارہ) آٹھ سال بعد اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مُردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ (خطاب فرمانے کے لیے) منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد فرمایا: میں تمہارا پیش رَو ہوں، میں تمہارے اُوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم (میرے بعد اجتماعی) شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیاداری (اور اس) کی محبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار تھا (یعنی اِسی سال آپ ﷺ کا وصال ہو گیا)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٦٢. عَنْ عُقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي فَرَطٌ لَکُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْکُمْ وَإِنِّي وَاللهِ، لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْکُمْ أَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِي وَلٰـکِنْ أَخَافُ عَلَيْکُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٧، الرقم: ٣٤٠١، وأيضًا في كتاب الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ٥/٢٣٦١، الرقم: ٦٠٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ٤/١٧٩٥، الرقم: ٢٢٩٦ وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٣، الرقم: ١٧٤٣٥۔

بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم! میں اپنے حوضِ (کوثر) کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا:) زمین کی کنجیاں عطا کر دی گئی ہیں اور خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم (اجتماعی طور پر) شرک میں مبتلا ہو جاو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٦٣. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي، وَلٰكِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم میرے بعد (اجتماعی طور پر) شرک کا ارتکاب کرو گے بلکہ مجھے ڈر تو یہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے اور آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہو گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ ہوئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آخری بار تھی جب میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا (یعنی اِسی سال آپ ﷺ کا وصال ہو گیا)۔''

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ٤/١٧٩٦، الرقم: ٢٢٩٦، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/٤٥، الرقم: ٢٥٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٧٩، الرقم: ٧٦٩۔

اِس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤/٦٤. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِي الْإِشْرَاکُ بِاللهِ، أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَقُوْلُ يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰکِنْ أَعْمَالًا لِغَيْرِ اللهِ وَشَهْوَةً خَفِيَّةً.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ فِيْهِ مَقَالٌ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ لَمْ أَرَ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بِجَرْحٍ وَلَا غَيْرِهِ وَبَاقِي رِجَالِ الْإِسْنَادِ ثِقَاتٌ.

''حضرت شداد بن اَوس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی اُمت پر سب سے زیادہ خوف شرک کا ہے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج، چاند اور بتوں کو پوجنے لگیں گے بلکہ وہ غیر اللہ کے لیے عمل (یعنی ریاکاری) کریں گے اور پوشیدہ طور پر گناہوں کی خواہش کریں گے۔''

اِسے امام ابن ماجہ اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند میں عامر بن عبد اللہ راوی ہے جس کے بارے میں کسی کی جرح وغیرہ نہیں ملی اور نہ ہی کسی اور راوی کے بارے میں کوئی جرح ہے، علاوہ ازیں اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الرياء والسمعة، ١٤٠٦/٢، الرقم: ٤٢٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢١٥/١، الرقم: ٨٢٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٦/١، والمناوي في فيض القدير، ٤٢٠/٢، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢٣٧/٤، الرقم: ١٤٩٨۔

٥/٦٥. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِي الشِّرْکَ، وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُشْرِکُ أُمَّتُکَ مِنْ بَعْدِکَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰکِنْ يُرَاءُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُکُ صَوْمَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے اپنی اُمت پر شرک اور شہوتِ خفی کا ڈر ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی اُمت شرک میں مبتلا ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، لیکن وہ چاند، سورج، بت اور پتھروں کی عبادت نہیں کریں گے بلکہ وہ اپنے اعمال کا دکھلاوا کریں گے، اور شہوتِ خفی یہ ہے کہ ان میں سے کوئی روزہ سے ہو پھر اُسے اپنی شہوات میں سے کوئی شہوت درپیش ہو تو وہ اپنا روزہ چھوڑ دے۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا:

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٣، الرقم: ١٧١٦١، والحاکم في المستدرك، کتاب الرقاق، ٤/٣٦٦، الرقم: ٧٩٤٠، والطبراني في مسند الشاميين، ٣/٢٧٠، الرقم: ٢٢٣٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٦، والحکيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/١٥١، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/١١٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٤٧١۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦٦/٦. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي وَجْهِهٖ شَيْئًا سَاءَنِي. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هٰذَا الَّذِي أَرٰى فِي وَجْهِکَ؟ قَالَ: أَمْرَيْنِ أَتَخَوَّفُهُمَا عَلٰى أُمَّتِي بَعْدِي: اَلشِّرْکُ، وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ، أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰکِنَّهُمْ يُرَاءُوْنَ بِأَعْمَالِهَا. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَهٰذَا شِرْکٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَمَا الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ؟ قَالَ: يُصْبِحُ الرَّجُلُ صَائِمًا فَتُعْرَضُ لَهٗ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهٖ فَيُوَافِقُهَا وَيَدَعُ الصَّوْمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَلَفْظُهٗ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَعْبُدُوْا شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَمْ يَنْصُبُوْا أَوْثَانًا، وَلٰکِنَّهُمْ يَعْمَلُوْنَ أَعْمَالًا لِغَيْرِ اللهِ عزوجل.

’’حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کے چہرۂ انور پر کوئی ایسی چیز دیکھی جو مجھے گراں گزری، پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا چیز ہے جو میں آپ کے چہرۂ انور پر دیکھ رہا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو اُمور کا مجھے اپنی اُمت کے بارے میں خطرہ ہے: شرک اور شہوتِ خفی۔ ہر چند کہ وہ چاند، سورج اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے لیکن اپنے

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٨٤، الرقم: ٤٢١٣، وأيضًا في المعجم الكبير، ٧/٢٨٤، الرقم: ٧١٤٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٢٦٨، والبيهقي في شعب الإيمان، باب في إخلاص العمل لله، ٥/٣٣٣، الرقم: ٦٨٣٠۔

اعمال کا دکھلاوا کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ شرک ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: اور شہوتِ خفی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ کو اپنی شہوات (خواہشات) میں سے کوئی شہوت پیش آئے تو وہ اس کی موافقت اختیار کرے اور روزہ ترک کر دے۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے اور اُن کی روایت کے الفاظ ہیں: ’’آپ ﷺ نے اِس کے بعد فرمایا: وہ سورج، چاند کی پوجا نہیں کریں گے اور نہ ہی بتوں کو نصب کریں گے، لیکن وہ ایسے اعمال کریں گے جو اللہ ﷻ کے لیے نہیں ہوں گے۔‘‘

٦٧/٧. عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ. قَالُوْا: وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الرِّيَاءُ. يَقُوْلُ اللهُ ﷻ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمِ اذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٨-٤٢٩، الرقم: ٢٣٦٨٠، ٢٣٦٨٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢٥٣، الرقم: ٤٣٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٣٣، الرقم: ٦٨٣١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٤، الرقم: ٥٠، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٤/١٥١، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٢/٣١٥، والذهبي في الكبائر، ١/١٤٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٠٢، وأيضًا، ١٠/٢٢٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٤٩٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٤٧٢-

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا تمہارے بارے میں خطرہ ہے وہ شرک اصغر ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شرکِ اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ریا کاری۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں قیامت کے روز فرمائے گا، جب لوگوں کو اُن کے اعمال کا بدلہ دے دیا جائے گا، کہ جاؤ اُن لوگوں کے پاس جن کے لیے دنیا میں تم دکھاوا کیا کرتے تھے اور دیکھو کیا اُن سے کوئی جزاء پاتے ہو۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِس کی اسناد جید ہیں اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح ہیں۔

٦٨/٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أُمَّتِي سَيَكْفُرُوْنَ مِنْ بَعْدِي، أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰـكِنَّهُمْ يَرَاؤُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ. رَوَاهُ الرَّبِيْعُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اُمت میرے بعد کفر کرے گی۔ وہ سورج، چاند، پتھروں اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے لیکن اپنے اعمال کا دکھاوا کریں گے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ربیع نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه الربيع الأزدي في المسند، ١/٣٧٤، الرقم: ٩٨٤۔

بَابٌ فِي بَعْثِ الْأَئِمَّةِ الْمُجَدِّدِيْنَ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلٰى آخِرِهَا

﴿اُمت مسلمہ میں قیامت تک ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان﴾

١/٦٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فِيْمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اُس (علم) میں سے جو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سیکھا، روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس امت کے لیے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو اس (اُمت) کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

اِسے امام ابو داود، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب ما يذكر في قرن المائة، ٤/١٠٩، الرقم: ٤٢٩١، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٦٧، ٥٦٨، الرقم: ٨٥٩٢، ٨٥٩٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٢٤، الرقم: ٦٥٢٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٤٨، الرقم: ٥٣٢، والمقرئ في السنن الوردة في الفتن، ٣/٧٤٢، الرقم: ٣٦٤، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣/٢٩٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥١/٣٨٨، ٣٤١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/٦١۔

٢/٧٠. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الإِسْلَامَ. فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حصولِ علم کے دوران اگر کسی شخص کو موت آ جائے اور وہ اس لیے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے گا تو اس کے اور انبیاءِ کرام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجے کا فرق ہو گا۔'' اِسے امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣/٧١. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَأَحَبَّ الْعَبِيْدِ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَتْقِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَإِذَا شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا، أُوْلٰئِكَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَمَصَابِيْحُ الْعِلْمِ.

٢: أخرجه الدارمي في السنن، باب في فضل العلم والعالم، ١/١١٢، الرقم: ٣٥٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٧٤، الرقم: ٩٤٥٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥١/٦١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٣، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/٤٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٣، الرقم: ١١٠۔

٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٠٣، الرقم: ٥١٨٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٦٣، الرقم: ٤٩٥٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ٢٠/٣٦، الرقم: ٥٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٥٢، الرقم: ١٢٩٨، والبيهقي في كتاب الزهد، ٢/١١٢۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بندوں میں سے محبوب ترین بندے متقی اور خشیت الٰہی رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جا سکیں اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جا سکیں، وہی لوگ ہدایت کے اِمام اور علم کے چراغ ہیں۔‘‘

اِسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤/٧٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما جب میری امت فساد میں مبتلا ہو چکی ہو گی تو اس کے لیے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔‘‘

اِسے امام ابو نعیم، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٥/٧٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٢٠٠، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/١١٨، الرقم: ٢٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٩٨، الرقم: ٦٦٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤١، الرقم: ٦٥، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٤/٣٦٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/٢٧٠۔

٥: أخرجه ابن راهويه في المسند، ١/٢٥٧، الرقم: ٢٢٣۔

قَالُوْا: فَمَا يَكُوْنُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: يَكُوْنُ خُلَفَاءٌ بَعْضُهُمْ عَلٰى أَثَرِ بَعْضٍ، فَمَنِ اسْتَقَامَ مِنْهُمْ فَفُوْا لَهُمْ بَيْعَتَهُمْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَقِمْ فَأَدُّوْا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ، وَسَلُوا اللهَ الَّذِي لَكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ رَاهَوَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (جان لو!) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کون ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (میرے) خلفاء ہوں گے اور پھر ان کے خلفاء ہوں گے۔ سو جسے تم سیدھے راستہ پر پاؤ اس کے ساتھ بیعت (عہد وفا) نبھاؤ، اور جو سیدھی راہ پر نہ رہیں اُنہیں ان کا حق دے دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔''

اِسے امام ابن راہویہ نے روایت کیا ہے۔

٦/٧٤. عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنهم قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ الدِّيْنَ (أَوْ قَالَ: إِنَّ الإِسْلَامَ) بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَ اللهِ. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت کثیر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء اجنبیت (اور تنہائی) سے ہوئی (یعنی دین کی اتباع اور پیروی کرنے والے معاشرے میں

٦: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ١٣٨/٢، الرقم: ١٠٥٢- ١٠٥٣، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ١١٧/٢، الرقم: ٢٠٥، والسيوطي في مفتاح الجنة، ٦٧/١-

اجنبی لگتے تھے) اور ایک زمانہ پھر ایسا آئے گا کہ دین (معاشرے میں) اجنبی لگے گا، اور دین (پھیلانے) کی خاطر الگ تھلگ ہونے والوں کو مبارک ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ غرباء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میری سنتوں کو زندہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اُن کی تعلیم دیں گے (یعنی دین بچائیں گے اور اِس کی اَقدار کو زندہ کریں گے)۔'' اِسے امام قضاعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷۵/۷. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ يُحْيِي بِهِ الإِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا دَرَجَةٌ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

''حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا تاکہ اس سے اسلام کو زندہ کر سکے تو اس کے اور انبیاء کرام کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔'' اِسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۷۶/۸. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحْمَةُ اللهِ عَلٰى خُلَفَائِي (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)، قَالُوْا: وَمَنْ خُلَفَاؤُکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْهِنْدِيُّ.

۷: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱/۴۶۔

۸: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵۱/۶۱، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱/۴۶، والهندي في كنز العمال، ۱۰/۲۲۹، الرقم: ۲۹۲۰۹۔

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (لوگ) جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو بھی ان کی تعلیم دیتے ہیں (وہی میرے خلفاء ہیں)۔'' اِسے امام ابن عساکر، ابن عبد البر اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

٩/٧٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْفَرْيَابِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رضي الله عنه: إِنَّ اللهَ يُقَيِّضُ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُعَلِّمُهُمُ السُّنَنَ وَيَنْفِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْكِذْبَ. رَوَاهُ الْمِزِّيُّ وَالْخَطِيْبُ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

''حضرت ابو سعید فریابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر لوگوں (کی ہدایت و رہنمائی) کے لیے ایک ایسی شخصیت کو بھیجتا ہے جو لوگوں کو سنت کی تعلیم دیتی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب جھوٹ کی نفی کرتی ہے۔''

اِسے امام مزی، خطیب بغدادی اور عسقلانی نے روایت کیا ہے۔

٩: أخرجه المزي في تهذيب الكمال، ٢٤/ ٣٦٥، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٩/٢٥، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/٦٢، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١/٢٦١۔

مصادر التخریج

١. القرآن الحکیم۔

٢. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب۔ بیروت، لبنان: دار الحکمہ، ١٤١٥ھ۔

٤. اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤٥٧۔٥٣٥ھ)۔ دلائل النبوۃ۔ ریاض، سعودی عرب: دارطیبۃ، ١٤٠٩ھ۔

٥. بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٦. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ التاریخ الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٧. بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/

۱۹۸۱ء۔

۹. بزار، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۱۰. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۱. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۱۲. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۳. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۴. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۵. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۶. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ **الصارم المسلول**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

۱۷. ابن جارود، ابومحمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیة، ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۸. ابن جعد، ابوالحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۹. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ **زاد المسیر فی علم التفسیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۲۰. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ **صفوة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۲۱. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔ ۲۸۳ھ)۔ **مسند الحارث**۔ المدینہ المنورة، سعودی عرب: مرکز خدمة السنہ والسیرة النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۲۲. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/۱۹۹۰۔

۲۳. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۳۹۵ھ۔

۲۴. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ،

١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

٢٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ الإصابة في تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

٢٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ تهذيب التهذيب۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

٢٧. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ تغليق التعليق على صحيح البخاري۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ١٤٠٥ھ۔

٢٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٢٩. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ لسان الميزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٣٠. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (٣٨٤۔٤٥٦ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٤ء)۔ حجة الوداع۔ الریاض، سعودی عرب: بیت الأفکار الدولیۃ، ١٩٩٨ء۔

٣١. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (٣٨٤۔٤٥٦ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٤ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان: دارالآفاق الجدیدۃ۔

۳۲. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۳۳. حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵٤۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۱ھ۔

۳٤. حکیم ترمذی، ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر(۱)۔ **نوادر الأصول في أحادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

(۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

۳۵. حمیدی، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۳٦. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۳۷. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔٤٦۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۸. خطیب تبریزی، ولی الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷٤۱ھ)۔ **مشکاۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان: الکتب العلمیۃ، ۱٤۲٤ھ/۲۰۰۳ء۔

۳۹. خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (۲۳٤۔۳۱۱ھ)۔ **السنۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: ۱٤۱۰ھ

٤۰. دارمی، ابومحمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸٦۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۷ھ۔

٤١. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/٩١٨۔ ٩٩٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

٤٢. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/ ٨١٧۔٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٤٣. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤٥۔٥٠٩ھ/ ١٠٥٣۔ ١١١٥ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٤٤. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣۔٧٤٨ھ/ ١٢٧٤۔ ١٣٤٨ء)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٤٥. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣۔٧٤٨ھ/١٢٧٤۔ ١٣٤٨ء)۔ الکبائر۔ بیروت، لبنان: دار الندوۃ الجدیدۃ۔

٤٦. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣۔٧٤٨ھ/ ١٢٧٤۔ ١٣٤٨ء)۔ میزان الاعتدال في نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٤٧. رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (٥٤٣۔٦٠٦ھ/ ١١٤٩۔١٢١٠ء)۔ التفسیر الکبیر۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٤٨. ابن راہویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (١٦١۔٢٣٧ھ/ ٧٧٨۔٨٥١ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٤٩. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦۔٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٥٠. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٥١. زرعی، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب (٦٩١۔٧٥١ھ)۔ **حاشية ابن قيم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

٥٢. زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری اُزہری مالکی (١٠٥٥۔١١٢٢ھ/١٦٤٥۔١٧١٠ء)۔ **شرح المواهب اللدنية**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

٥٣. زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (١٠٥٥۔١١٢٢ھ/١٦٤٥۔١٧١٠ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔

٥٤. زیلعی، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ٧٦٢ھ)۔ **تخريج الاحاديث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دارابن خزیمہ، ١٤١٤ھ۔

٥٥. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔٢٣٠ھ/٧٨٤۔٨٤٥ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٥٦. سعید بن منصور، ابو عثمان الخراسانی، (٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

٥٧. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان

(۸٤۹۔۹۱۱ھ/۱٤٤٥۔ ۱٥۰٥ء)۔ **الخصائص الکبری۔** فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۵۸. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔۹۱۱ھ/۱٤٤٥۔ ۱٥۰٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۵۹. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔۹۱۱ھ/۱٤٤٥۔۱٥۰٥ء)۔ **الديباج على صحيح مسلم۔** الخبر، سعودی عرب: دار ابن عفان، ۱٤۱٦ھ/۱۹۹٦ء۔

٦۰. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔۹۱۱ھ/۱٤٤٥۔۱٥۰٥ء)۔ **شرح سنن ابن ماجه۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

٦۱. سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔۹۱۱ھ/۱٤٤٥۔۱٥۰٥ء)۔ **مفتاح الجنة۔** المدینہ المنورہ، سعودی عرب: الجامعہ الاسلامیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

٦۲. شاشی، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (۳۳٥ھ/۹٤٦ء)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱٤۱۰ھ۔

٦۳. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱٥۰۔۲۰٤ھ/۷٦۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند۔** بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٦٤. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲٥۰ھ/۱۷٦۰۔۱۸۳٤ء)۔ **فتح القدیر۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

٦٥. ابن أبي عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰٦-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الآحاد والمثاني۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱٤۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

٦٦. ابن ابي شيبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہيم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/ ۷۷٦- ۸٤۹ء)۔ المصنف۔ رياض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱٤۰۹ھ۔

٦٧. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ عرفان القرآن۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

٦٨. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ مسند الشاميين۔ بيروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۰۵ھ/۱۹۸٤ء۔

۷۰. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ رياض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱٤۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۷۱. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الصغير۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۷۲. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحديثہ۔

۷۳. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲٤-۳۱۰ھ/ ۸۳۹-۹۲۳ء)۔ تاريخ الأمم والملوک۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۰۷ھ۔

٧٤. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/ ٨٣٩-٩٢٣ء)۔ **جامع البيان عن تأويل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٥ھ۔

٧٥. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/ ٨٥٣-٩٣٣ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

٧٦. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/ ٧٥١-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٧٧. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٧٨. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٧٩. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

٨٠. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **جامع بيان العلم وفضله**۔ لبنان، بیروت: دار ابن حزم، ١٤٢٤ھ/ ٢٠٠٣ء۔

٨١. عبد بن حمید، ابومحمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/ ٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

۸۲. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۸۳. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔۳۶۵ھ)۔ **الكامل في ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

۸۴. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔**تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۸۵. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۸۶. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۸۷. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔ ۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱۔۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۸۸. فسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م ۲۷۷ھ)۔ **المعرفة والتاريخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔

۸۹. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔

الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

۹۰. قرطبی، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۱. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین في أخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۹۲. قضاعی، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۹۳. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایة والنهایة**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۹۴. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۹۵. کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان: دار العربیہ، ۱۴۰۳ھ۔

۹۶. لالکائی، ابو قاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الکتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

۹۷. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۹۸. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی

(۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

۹۹. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ **کتاب الزھد ویلیه کتاب الرقائق۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۰. مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۱. المحاملی، حسین بن اسماعیل الضبی ابو عبداللہ (۲۳۵۔۳۳۰ھ)۔ **أمالي المحاملي۔** دمام، اردن: دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

۱۰۲. مروزی، ابوعبداللہ محمد بن نصر بن الحجاج (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **السنة۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۰۳. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف۔** ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۰۴. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تھذیب الکمال۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۰۵. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٠٦. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ الأحاديث المختارة۔ فضائل بيت المقدس۔ شام: دارالفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٠٧. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ١٠١٤ھ/١٦٠٦ء)۔ الزبده فی شرح البرده۔

١٠٨. مقریٔ، أبو عمرو عثمان بن سعید الدانی (٣٧١۔٤٤٤ھ)۔ السنن الواردة في الفتن۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمة، ١٤١٦ھ۔

١٠٩. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢۔١٠٣١ھ/ ١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ فیض القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

١١٠. ابن منده، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠۔٣٩٥ھ/ ٩٢٢۔١٠٠٥ء)۔ الإيمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

١١١. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد الله بن سلامہ بن سعد (٥٨١۔٦٥٦ھ/ ١١٨٥۔١٢٥٨ء)۔ الترغيب والترهيب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

١١٢. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١١٣. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

١١٤. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ عمل اليوم والليلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

۱۱۵. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اَصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۱۶. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اَصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **دلائل النبوة۔** حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء۔

۱۱۷. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اَصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج على صحيح مسلم۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۱۱۸. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحيح مسلم۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

۱۱۹. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تهذيب الأسماء واللغات۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۲۰. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين ﷺ۔** بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۲۱. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث +

بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

١٢٢. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/ ١٣٣٥۔ ١٤٠٥ء)۔ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٢٣. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

١٢٤. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: ادارۃ العلوم والاثریہ، ١٤٠٧ھ۔